بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طبع باجازت مؤلف

تصنیف

شیخ العرب والعجم علامہ ابو محمد بدیع الدین الراشدی المکی حفظہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصنیف

طبع باجازت مؤلف

شیخ العرب والعجم علامہ ابو محمد بدیع الدین الراشدی المکی حفظہ اللہ تعالیٰ

نام کتاب : الاھی عتاب بر سیاہ خضاب

مولف : فضیلۃ الشیخ علامہ بدیع الدین شاہ الراشدی (رحمۃ اللہ علیہ)

صفحات : ١٦

ناشر : مکتبہ السنۃ الدار السلفیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ از ناشر

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔ اما بعد۔

سفید بالوں کو سیاہی میں بدلنا کسی بھی صورت میں قطعاً ناجائز اور حرام ہے اور اس کا ارتکاب کبیرہ گناہ ہے۔ اس سلسلہ میں مفسر قرآن وعظیم محدث استاذ العالم الاسلامی سید بدیع الدین شاہ راشدی حفظہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم فتویٰ آپ کی خدمت میں ہے۔

مکتبۃ السنۃ الدار السلفیہ لنشر التراث الاسلامی کی طرف سے پیش کرکے خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ امید ہے آپ بھی اس کو پڑھ کر مفید پائیں گے اور جن کو اس گناہ کبیرہ کی لت پڑ چکی ہے وہ اس سے توبہ کرکے آخرت کو سنواریں گے۔ وما توفیقی الا باللہ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

یہ فتویٰ چند احباب نے اس سے قبل بھی چھپوایا تھا اللہ ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ یہ اس کی دوسری اشاعت ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

محمد افضل۔ مدیر مکتبۃ السنۃ الدار السلفیہ

(۱)
سفید بالوں کو سیاہ کرکے دل کو سیاہ مت کریں

(۲)
بالوں کو سیاہ مہندی لگانا کبیرہ گناہ ہے۔

(۳)
اللہ عزوجل ان چہروں کو روزِ قیامت سیاہ کر دے گا جنہوں نے دنیا میں بالوں کو سیاہ کیا

(۴)
بالوں کو سیاہ کرنیوالے روزِ قیامت جنت کی خوشبو تک نہ پائینگے

(۵)
بالوں کو سیاہ مہندی لگانے والوں کی طرف قیامت کے دن اللہ نظر رحمت نہیں کرے گا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الاھی عتاب بر خضاب سیاہ

الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

امابعد:-

بالوں کی سفیدی کو بدلنے اور خضاب کرنے کی ترغیب میں متعدد حدیثیں وارد ہیں ۔ جو کہ کتب احادیث صحیح، سنن، مسانید اور معاجم میں مروی ہیں ۔ ان میں مہندی، کتھم اور صفرہ (زردی) کا ذکر ہے ۔ لیکن سیاہ خضاب کی کئی حدیثوں میں ممانعت اور تنبیہ وارد ہے ۔ اسی لئے علامہ ابن حجر الھیتمی نے "الزواجر عن اقتراف الکبائر" ص ۱/۱۵۸ میں اسکو کبائر (بڑے گناہوں) میں اسکو شمار کیا ہے ۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ تخلیق الاہی قرآن میں مذکور ہے ۔ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً (الروم) یعنی اللہ تعالیٰ جوانی کے بعد کمزوری اور بڑھاپے کا دور لاتا ہے اور کالے خضاب سے قدرت کی یہ نشانی گم کردی جاتی ہے ۔ دوم یہ کہ اس میں غش (دہوکہ) اور فریب ہے ۔ اس طرح یہ شخص کئی کاموں میں مثلاً لین دین، نکاح، گواہی وغیرہ میں دہوکہ دے سکتا ہے ۔ اسلئے حسمًا للمادۃ اسکو حرام قرار دیدیا گیا ہے ۔ حال ہی میں ہمارے پاس اس مسئلہ کی بابت ایک استفتاء آیا ہے جس میں کالے رنگ کو جائز کرنے کے لئے ایک ضعیف روایت کا بھی ذکر ہے ہم نے جو توفیق الٰہی سے جواب لکھا ہے وہ ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے

؎ مراد ما نصیحت بود گفتیم ۔۔۔ حوالت با خدا کردیم و رفتیم ۔

المؤلف ۔
ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی السندی ۔

استفتار

س : شریعت محمدیہ میں داڑھی یا سر کے بالوں کو کالے رنگ کا خضاب کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ سنا ہے کہ ابن ماجہ میں ایک روایت ہے جس میں کالے رنگ کے خضاب کی ترغیب وارد ہے ۔ یہ روایت صحت کے لحاظ سے کس درجہ کی ہے ۔ بینوا بالبرھان ۔ توجروا الاجر من الرحمٰن ۔

سائل

صفی اللہ اہلحدیث لانڈھی، کراچی

الجواب وباللہ تعالیٰ التوفیق ۔

بالوں کو کالے رنگ کا خضاب کرنا ناجائز اور حرام ہے ۔ اور احادیث میں اس کی منع اور اس پر تشدید و تغلیظ وارد ہے ۔

الحدیث الاوّل عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما قال اتی بابی قحافۃ یوم فتح مکۃ ورأسہ و لحیتہ کالثغامۃ بیاضا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : غیروا ھذا بشیء واجتنبوا السواد ۔ اخرجہ مسلم ص۱۹۹ ج۲ مع النووی واخرجہ النسائی ص۲۳۹ ج۲ وابوداؤد ص۱۲۳ ج۲ وابن ماجہ ص۲۶۶ بسند آخر ولفظہ : وجنبوہ السواد ۔ یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے والد ابو قحافہ کو لایا گیا ۔ اس کے سر اور داڑھی کے بال بالکل سفید تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس کا رنگ بدلو اور کالے رنگ سے بچو ۔ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور نسائی ،

ابوداؤد اور ابن ماجہ میں دوسری سند سے ہے اس میں یہ لفظ ہیں کہ کالے رنگ سے اس کو دور رکھو۔ یہاں سواد سے اجتناب اور پرہیز کا حکم ہے۔ اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ پس اسکا خلاف ممنوع اور حرام ہوا۔ قال النووی فی شرح مسلم تحت الحدیث :۔ و یحرم خضابه بالسواد علی الاصح وقیل یکره کراهة تنزیه والمختار التحریم لقوله صلی اللّٰه علیه وسلم واجتنبوا السواد الخ و قال الحافظ ابن حجر فی فتح الباری ص۴۹۹ ج۱۰۔ ثمّ ان المأذون فیه مقید بغیر۔ لما اخرجه مسلم من حدیث جابر انه صلی اللّٰه علیه وسلم قال غیّروه وجنبوه السواد۔ الخ وقال السندی فی حاشیة ابن ماجه ص۳۸۲ ج۲ وفیه انّ الخضاب بالسواد حرام او مکروه۔ و فی تحفة الاحوذی ص۵۶ ج۳ فقوله صلی اللّٰه علیه وسلم : واجتنبوا السواد دلیل واضح علی النهی عن الخضاب بالسواد۔

یعنی امام نووی شرح مسلم میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ سیاہ رنگ کا خضاب حرام ہے۔ بعض نے کراہت تنزیہی کہا ہے۔ مگر مختار قول تحریم ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔ اور حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ جابرؓ کی اس حدیث میں دلیل ہے کہ اجازت صرف اس خضاب کی ہے جو کالے رنگ کا نہ ہو۔ اور علامہ ابوالحسن سندھی حاشیہ ابن ماجہ میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ کالے رنگ کا خضاب

حرام ہے یا مکروہ ہے۔ اسیطرح تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی میں ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کالے رنگ کے خضاب کی ممانعت پر کھلی دلیل ہے"۔

الحدیث الثانی | عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم یخضبون فی اٰخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحۃ الجنۃ۔ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان فی صحیحہ والحاکم و قال صحیح الاسناد وقال الحافظ رووہ کلہم من روایۃ عبید اللہ بن عمرو الرقی عن عبد الکریم فذھب بعضھم الی ان عبد الکریم ھذا ھو ابن ابی المخارق و ضعف الحدیث بسببہ والصواب انہ عبد الکریم ابن مالک الجزری وھو ثقۃ احتج بہ الشیخان و غیرھما۔ واللہ اعلم۔ انتہی من الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف للحافظ عبد العظیم المنذری ص ۱۱۸-۱۱۹/۳ و قال الحافظ فی الفتح ص ۴۹۹/۶ واسنادہ قوی

یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسی قومیں آخر زمانہ میں آئیں گی جو کبوتر کے پوٹوں کیطرح کالے رنگ کا خضاب کریں گی وہ جنّت کی خوشبو تک نہیں پائیں گی۔ یہ حدیث ابو داؤد، نسائی، ابن حبان اور حاکم میں ہے اور امام حاکم کا کہنا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اور حافظ

منذری فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں عبدالکریم نامی راوی ہے جسکو بعض نے عبدالکریم بن ابی المخارق سمجھا ہے۔ جو ضعیف راوی ہے۔ اور اسی بنا پر حدیث کو بھی ضعیف سمجھا ہے۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے بلکہ یہ عبدالکریم بن مالک جزری ہے جو ثقہ راوی ہے اور بخاری و مسلم نے اسکی حدیث کو حجت بنایا ہے یعنی پھر حدیث صحیح ہوئی۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد قوی ہے میں کہتا ہوں کہ ابوداؤد کی سند میں تصریح وارد ہے کہ وہ جزری ہے چنانچہ سنن ابوداؤد ص ۱۳۹/۴ مع عون المعبود میں اس حدیث کی سند اسطرح ہے۔ حدثنا ابو توبة نا عبید اللہ عن عبدالکریم الجزری عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فذکرہ۔ و قال الحافظ ابن حجر فی القول المسدد فی الذب عن مسند الامام احمد ص۴۲ ان الحدیث من روایة عبدالکریم الجزری الثقة المخرج لہ فی الصحیح فقد اخرج الحدیث المذکور من ھذا الوجہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان والحاکم فی صحیحیھما۔ واخرجہ الحافظ ضیاء الدین المقدسی فی الاحادیث المختارة مما لیس فی الصحیحین من ھذا الوجہ ایضًا۔ اور حافظ ابن حجر القول المسدد میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبدالکریم جزری کے واسطے سے ہے جو کہ ثقہ ہے اور اس کی حدیثیں صحیح میں روایت کی گئی ہیں اور اسی کے واسطے سے یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی

کے علاوہ ابن حبان، حاکم، ضیاء مقدسی نے بھی اپنی صحاح میں روایت کیا ہے تو پھر صحت کی سند میں کوئی شبہ نہیں رہا اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی عون المعبود ص۱۴۰ میں فرماتے ہیں۔ وقوی من قال انہ عبدالکریم الجزری وعبدالکریم بن ابی المخارق من اہل البصرۃ نزل مکۃ وایضا فان الذی روی عن عبدالکریم ھذا الحدیث ھو عبید اللہ بن عمرو الرقی وھو مشہور بالروایۃ عن عبدالکریم الجزری وھو ایضا من اہل الجزیرۃ۔ واللہ عز وجل اعلم۔ کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ عبدالکریم جزری ہے انہیں کا قول قوی ہے کیونکہ وہ اور اس کا شاگرد اس حدیث میں دونوں اہل جزیرہ میں سے ہیں اور وہی جزری سے روایت کرنے میں مشہور ہیں۔ یہ حدیث اپنے مطلب میں واضح ہے۔ اس قسم کی سختی حرام کام کے لئے ہو سکتی ہے۔ امام منذری الترغیب والترہیب ص۱۱۹ میں اس حدیث پر عنوان اسطرح باندھتے ہیں۔ "الترھیب من خضب اللحیۃ بالسواد" یعنی کالے خضاب کرنے والے کو ڈرانے کے بیان میں۔ اور تحفۃ الاحوذی میں ہے وھذا الحدیث صریحا فی حرمۃ الخضاب بالسواد۔ کہ یہ حدیث کالے رنگ کے خضاب کو حرام کرنے میں بالکل صریح اور واضح ہے۔

الحدیث الثالث وعن محمد بن سیرین قال سئل انس عن خضاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن شاب الا یسیرا ولکن ابابکر و عمر بعدہ خضبا بالحناء والکتم و قال جاء ابوبکر رضی اللہ عنہ بابیہ ابو قحافۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ یحملہ حتی وضع بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر رحمہ اللہ علیہ لو قررت الشیخ فی البیت لاتیناہ تکرمۃ لابی بکر فاسلم و رأسہ و لحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروھا و جنبوہ السواد۔ رواہ احمد و ابو یعلی بنحوہ و البزار باختصار و فی الصحیح طرف منہ ورجال احمد رجال الصحیح۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے بابت سوال ہوا۔ جواب میں فرمایا آپؐ کے بال بالکل تھوڑے سفید تھے لیکن ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما نے آپؐ کے بعد مہندی اور کتم سے خضاب کیا اور کہا کہ فتح مکہ کے دن ابوبکرؓ اپنے والد ابوقحافہ کو اٹھا کر لائے اور آپکے آگے رکھ دیا۔ آپؐ نے فرمایا اس بزرگ کو گھر میں رہنے دیتے تمہاری عزت کی خاطر ہم اس کے پاس گھر آتے۔ اس کے سر اور داڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ آپؐ نے فرمایا اسکا رنگ

بدلو لیکن کالے رنگ سے اس کو دور رکھو۔ یہ روایت، احمد ابو یعلیٰ اور بزار میں ہے۔ اور احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں

الحدیث الرابع۔ عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما ان النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یکون فی آخر الزمان قوم یسوّدون اشعارھم۔ لاینظر اللّٰہ الیھم۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ جیّد۔

یعنی ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے کہ آخر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو اپنے بالوں کو کالا رنگ کریں گے ان کی طرف اللّٰہ (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ یہ حدیث طبرانی کی معجم اوسط میں ہے اور اس کی اسناد اچھی ہے۔

یہ تہدید سن کر کوئی اس کے جواز کا فتویٰ نہیں دے سکتا۔

الحدیث الخامس۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خضب بالسواد سود اللہ وجھہ یوم القیامۃ رواہ الطبرانی وفیہ الوضین بن عطاء وثقہ احمد وابن معین وابن حبّان وضعفہ من ھو دونھم فی المنزلۃ۔ و بقیۃ رجالہ ثقات۔

ابو درداء رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کالے رنگ کا خضاب کیا تو اللّٰہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ کو کالا کریگا۔ یہ حدیث طبرانی

میں ہے اس کی سند میں ایک راوی وضین بن عطاء ہے۔ جسکو جرح وتعدیل کے بڑے اماموں مثلاً احمد بن حنبل، یحیی بن معین اور ابن حبان نے تو ثقہ کہا ہے۔ البتہ بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اسکو ضعیف کہا ہے مگر وہ ان آئمہ سے مرتبہ میں کم ہیں۔ باقی اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وضین بن عطاء کو ان تین کے علاوہ امام رحیم نے بھی ثقہ کہا ہے۔ اور ابوداؤد نے صالح الحدیث اور ابن عدی نے کہا ہے ”ما اری بحدیثہ بأساً“ یعنی میں اس کی حدیث کے اندر کوئی خطرہ نہیں پاتا۔ اور کسی نے اس پر مفسر جرح نہیں کی۔ اس کا ترجمہ تہذیب ص ۱۲۰/۱۱ میں مذکور ہے۔ پس اسکی روایت شہادت اور تائید کے لئے نہایت قوی اور مضبوط ہے۔ قال الذھبی فی الکاشف ص ۲۳۶/۳۔ ثقۃ وبعضہم ضعفہ۔ یعنی امام ذہبی کاشف میں فرماتے ہیں کہ وضین ثقہ ہے۔

الحدیث السادس۔ وعن انس بن مالک قال کنا یوما عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخلت علیہ الیہود فراھم بیض اللحی فقال مالکم لا تغیرون فقیل انھم یکرھون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکنکم غیروا وایای والسواد رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ ابن لھیعۃ وبقیۃ رجالہ ثقاۃ وھو حدیث حسن۔

یعنی انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ کچھ یہودی لوگ

داخل ہوئے آپؐ نے ان کی داڑھیاں سفید دیکھیں تو ان سے مخاطب ہوئے کہ تم لوگ رنگ کیوں نہیں بدلتے ہو آپ سے کہا گیا کہ یہ لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا لیکن تم (اے مسلمانو) رنگ بدلا کرو لیکن ہم کالے رنگ سے بچیں گے۔ اور دور رہیں گے۔ یہ حدیث طبرانی کے معجم اوسط میں ہے۔ اس کی سند میں ابن لھیعہ ہے جسکی حدیث حسن کے درجہ کی ہے باقی اس کے راوی سب ثقات ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ عبد اللہ بن لھیعہ کی روایت بھی شہادت و تائید کے لئے معتبر ہے۔

یہ اخیر کی چار روایتیں مجمع الزوائد للھیثمی ص ۱۶۹-۱۶۳ ج ۵ سے نقل کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی حدیثیں مجمع الزوائد میں مذکور ہیں۔ حافظ ابن القیم تہذیب السنن لابی داؤد ص ۱۰۴ ج ۶ میں فرماتے ہیں والصواب ان الاحادیث فی ھذا الباب لا اختلاف بینھما بوجه فان الذی نھی عنه النبی صلی اللہ علیه وسلم من تغییر الشیب امران احدھما نتفه والثانی خضابه بالسواد کما تقدم والذی اذن فیه ھو صبغه وتغییره بغیر السواد کالحناء والصفرۃ وھو الذی عمل الصحابة رضی اللہ عنھم۔ قال الحکم بن عمرو الغفاری: دخلت انا واخی رافع علی عمر بن الخطاب وانا مخضوب بالحناء واخی مخضوب بالصفرۃ فقال عمر ھذا خضاب الاسلام وقال لاخی ھذا خضاب الایمان

واما الخضاب بالسواد فكرهه جماعة من اهل العلم وهو الصواب بلا ريب لما تقدم. وقيل للامام احمد تكره الخضاب بالسواد قال إي والله. وهذه المسئلة من المسائل التي حلف عليها وقد جمعها ابو الحسن ولانه يتضمن التلبيس بخلاف الصفرة ورخص فيه آخرون: منهم اصحاب ابي حنيفة وروى ذلك عن الحسن والحسين وسعد بن ابي وقاص وعبد الله بن جعفر وعقبة بن عامر وفي ثبوته عنهم نظر ولو ثبت فلا قول لاحد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وسنته احق بالاتباع ولو خالفها من خالفها۔

حافظ ابن قیمؒ تہذیب السنن میں فرماتے ہیں کہ اس باب میں جو حدیثیں وارد ہیں ان میں کوئی تضاد نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کی تبدیلی میں صرف دو طرح کی ممانعت فرمائی ہے۔ ایک تو بال نوچے نہ جائیں دوسرا یہ کہ خضاب کالے رنگ کا نہ ہو۔ باقی کالے رنگ کے علاوہ مہندی اور زرد رنگ کی آپ نے اجازت فرمائی ہے۔ اور یہی صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل تھا۔ چنانچہ حکم بن عمرو الغفاری فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاں داخل ہوئے۔ مجھے مہندی کا خضاب لگا ہوا تھا اور بھائی کو زردی کا آپ نے میرے لئے فرمایا یہ اسلامی خضاب ہے اور بھائی کے لئے فرمایا یہ ایمانداروں کا خضاب ہے۔ اور کالے خضاب کو اہل علم کی جماعت نے

برا سمجھا ہے۔ اور بلاشبہ یہی حق ہے جیسا کہ اوپر گذرا۔ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ آپ کالے خضاب کو برا جانتے ہیں؟ کہا ہاں! اللہ کی قسم یہی مسئلہ چند مسائل میں سے ہے جن پر امام موصوف نے قسم کھائی ہے جن کو ابوالحسن نے ایک مجموعہ میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ کالا خضاب ایک قسم کی تلبیس اور دھوکہ دینا ہے کہ بڑھاپا نہیں آیا ہے۔ یا بال سفید نہیں ہوئے۔ لیکن دوسرے خضابوں زردی وغیرہ میں اس قسم کا دھوکہ نہیں ہے۔ اور بعض لوگوں نے کالے رنگ کی رخصت دی ہے۔ جن میں امام ابوحنیفہؒ کے پیروکار ہیں۔ اور اسطرح بعض صحابہ حسن، حسین، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن جعفر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ لیکن ان سے یہ نقل پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ اور بالفرض اگر ثابت ہو بھی جائے تو بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ اور فرمان کے بعد کسی کا قول ہے ہی نہیں۔ اور آپؐ کی سنت ہی تابعداری کی حقدار ہے۔ چاہے کوئی بھی اس کے خلاف ہو۔

اور ابن ماجہ والی روایت سنن ابن ماجہ ص ۲۶۷ میں اسطرح ہے۔

حدثنا ابو هريرة الصيرفي محمد بن فراس ثنا عمر بن الخطاب بن ذكريا الراسبي ثنا دفاع بن دغفل السدوسي عن عبدالحميد بن صيفي عن ابيه عن جده صهيب الخير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان احسن ما اختضبتم به لهذا السواد ارغب لنسائكم فيكم واهيب لكم في صدور عدوكم۔ یعنی ہمارا بہتر خضاب کالے رنگ کا ہے جس

سے عورتوں کے دل میں تمہاری محبت اور دشمن کے دل میں تمہارا رعب ہوگا۔ یہ سند بچند وجوہ ضعیف ہے۔
اوّلاً۔ دفاع بن دغفل ضعیف ہے۔
ثانیًا۔ راوی عبدالحمید بن صیفی دراصل عبدالحمید بن زیاد بن صیفی ہے وہ لین الحدیث ہے دونوں کا ترجمہ تقریب میں مذکور ہے۔
ثالثًا۔ راوی عمر بن خطاب الراسبی کے لئے تقریب میں لکھا ہے۔ مَقْبُوْلٌ۔ اور تقریب کے مقدمہ میں حافظ ابن حجر لکھتے ہیں۔
السادسة : من ليس لـه من الحديث الا القليل و لم يثبت فيه ما يترك حديثه من اجله واليه الاشارة بلفظ مقبول حيث يتابع والا فلين الحديث۔ یعنی چھٹا قسم وہ ہے جو راوی کی بالکل قلیل روایتیں ہوں لیکن اس میں کوئی جرح قادح ثابت نہیں تو جہاں کوئی دوسرا راوی اس کی متابعت کرے تو وہ مقبول ہے ورنہ لین الحدیث یعنی کمزور راوی ہے۔ چونکہ اس کی متابعت نہیں ہے لہذا یہ بھی یہاں لین الحدیث ہوا۔
رابعًا۔ عبدالحمید کے والد صیفی بن صہیب کو بھی تقریب میں مقبول کہا گیا ہے۔ چونکہ اس کی متابعت یہاں نہیں ہے لھٰذا یہ بھی یہاں لین الحدیث ہے۔ گویا کہ اسکی سند میں مسلسل چار راوی ضعیف ہیں۔
خامسًا۔ سند میں انقطاع کا شبہ بھی ہے۔ چنانچہ حافظ ذہبی رح میزان لاعتدال ص۱۴۲ میں فرماتے ہیں۔ عبد الحميد بن زياد بن صيفي بن صهيب عن ابيه عن جده قال البخاري لا يعرف سماع بعضهم من بعض۔

یعنی اس سند میں عبدالحمید بن زیاد بن صیفی بن صہیب وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بعض کا بعض سے سماع یعنی سننا معلوم نہیں پس یہ روایت ضعیف اور مسلم شریف کی صحیح حدیث اور دیگر ذکر شدہ احادیث کے خلاف ہے۔ لہٰذا باطل اور مردود ہے۔ ابن ماجہ کے حاشیہ میں اسی حدیث پر بحوالہ انجاح الحاجہ مصنفہ الشیخ عبدالغنی الدہلوی المدنی منقول ہے کہ قولہ ان احسن ما اختضبتو به هذا السواد هذا مخالف لروایة جابر السابقة وهو صحیح اخرجه مسلم وفی روایة ابی داؤد والنسائی عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یکون فی آخر الزمان یخضبون بهذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحة الجنة۔ وهذا الحدیث (یعنی حدیث ابن ماجة عن صهیب) ضعیف لان دفاع السدوسی ضعیف کما فی التقریب وعبدالحمید بن صیفی لین الحدیث ومذهب الجمهور المنع۔ یعنی یہ ابن ماجہ والی روایت اوّل تو مسلم والی صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ دوسری ابوداؤد اور نسائی والی روایت جس میں تنبیہ آئی ہے کہ کالا خضاب کرنے والے جنت کی خوشبو تک نہیں پائیں گے۔ اس کے بھی خلاف ہے۔ اور پھر وہ خود ضعیف بھی ہے کیونکہ اس کا راوی دفاع السدوسی ضعیف ہے۔ دوسرا راوی عبدالحمید بن صیفی کمزور ہے۔ اور جمہور کے مذہب میں کالا خضاب ممنوع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ هذا ما عندنا والله اعلم بالصواب

ابو محمد بدیع الدین شاہ
الراشدی المکی۔